رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ

الفضل قادیان

327

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳	مورخہ ۲۶ ذوالحجہ ۱۳۵۴ھ	یوم جمعہ	مطابق ۲۰ مارچ ۱۹۳۶ء	نمبر ۲۱۷

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء

گزشتہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جماعت احمدیہ کو اس کے نمائندوں کے ذریعہ جن فرائض کی طرف توجہ دلائی تھی۔ وہ آج بھی ویسی ہی اہمیت رکھتے ہیں۔ جیسی کہ اس وقت رکھتے تھے۔ بلکہ ایک لحاظ سے ان کی اہمیت بڑھ گئی ہے۔ اور وہ اس طرح کہ دشمن جوں جوں اپنے منصوبوں اور ارادوں میں ناکام و نامراد ہو رہا ہے۔ زیادہ زور کے ساتھ مخالفت کر رہا اور زیادہ گہری چالیں چل رہا ہے۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس وقت جبکہ سنہ ۱۹۳۶ء کی مجلس مشاورت کے منعقد ہونے میں تھوڑے ہی دن باقی رہ گئے ہیں۔ احباب کو حضور ہی کے الفاظ میں اس طرف توجہ دلائی جائے:۔

حضور نے پیش آمدہ حالات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ہر وہ شخص جس کے دل میں سلسلہ کا درد ہے اور جو اس جماعت میں سچے طور پر اور سمجھ کر داخل ہوا ہے نہ کہ محض رسم کے طور پر۔ وہ اس امر کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو گا۔ کہ اب ہماری وہی مثال ہے۔ جس طرح کسی نے کہا تھا" تخت یا تختہ "کسی شخص پر جنگ کا کوئی خاص موقعہ آیا تھا۔ اس وقت اس نے کہا تھا۔ کہ اب تخت ہے یا تختہ۔ یعنی اس میدان جنگ سے یا تو میں تخت لے کر لوٹوں گا۔ یا میرا جنازہ اٹھایا جائیگا کیا عجب ہے۔ کہ ہمارے لئے بھی ایسا ہی وقت آچکا ہو۔ جس احمدی میں ذرا بھی غیرت اور شرافت کا کوئی حصہ ہو۔ آج اس ارادہ اور اس نیت کے بغیر اس کے لئے کام کرنا ممکن ہی نہیں۔ کہ یا تو سلسلۂ احمدیہ کے لئے فتح حاصل کریں گے۔ یا ہر چیز کو اس راہ میں قربان کر دیں گے۔ دو ہی تحفے ہیں۔ جو ہم خدا تعالےٰ کے سامنے پیش کر سکتے ہیں۔ یا تو احمدیت کی فتح۔ یا اس راہ میں اپنی ہر ایک چیز جان۔ مال۔ عزت۔ آبرو کو قربان کر سکتے ہیں"

یہ ہے وہ حقیقت جس سے آگاہ ہونا اور پھر اس کے مطابق کام کرنا ہر ایک احمدی کا اولین فرض ہے۔ مجلس مشاورت میں شریک ہونے والے نمائندگان جماعتہائے احمدیہ کو ثابت کر دینا چاہیئے۔ کہ نہ صرف وہ خود بلکہ جنہوں نے ان کو اپنا نمائندہ منتخب کیا ہے۔ وہ بھی اس فرض سے پوری طرح آگاہ ہیں اور گزشتہ سال کی نسبت آئندہ سال زیادہ سرگرمی۔ زیادہ جوش اور زیادہ ایثار سے کام کرنے کا تہیہ کئے ہوئے ہیں:۔

اس وقت ہم میدان جنگ میں کھڑے ہیں اور میدان جنگ میں جو شخص کوتاہی اور سستی دکھاتا ہے۔ وہ ناکام رہتا ہے۔ گزشتہ سال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے نہ صرف نمائندگان مجلس مشاورت سے بلکہ تمام حاضرین سے اور خصوصاً نوجوانوں سے یہ عہد لے چکے ہیں۔ کہ وہ کسی صورت میں بھی احمدیت کے جھنڈے کو جسے گرانے کے لئے دشمن اپنی ساری طاقت صرف کر رہا ہے گرنے نہیں دیں گے۔ اور یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ سال رواں میں جماعت احمدیہ کے مخلص افراد نے نہایت شاندار قربانیاں پیش کی ہیں۔ لیکن یہ قربانیاں اسی وقت نتیجہ خیز اور ثمر ور ہو سکتی ہیں۔ جبکہ اگلے سال ان سے بھی بڑھ کر کی جائیں۔ حتیٰ کہ وہ وقت آجائے۔ جبکہ دشمن مایوس ہو جائے اور سمجھ لے۔ کہ احمدیت سے ٹکرانا اپنا ہی سر پھوڑنا ہے۔ ورنہ سخت خطرہ ہے۔ کہ پچھلا کیا کرایا بھی ضائع ہو جائے:۔

پس تمام احمدی جماعتوں کو ابھی سے مجلس مشاورت کو کامیاب بنانے کے لئے تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔ اور اپنی نمائندگی کے لئے ایسے اصحاب کو منتخب کرنا چاہیئے۔ جو ان کے جذبات کی صحیح طور پر ترجمانی کر سکیں۔ ان کے جوش اور ولولہ کا اظہار کر سکیں اور مجلس سے ایسی حالت میں واپس لوٹیں کہ نئی روح اور نئی زندگی انہیں حاصل ہو چکی ہو:۔

نارووال میں احرار کا احمدیوں پر حملہ
اور
مقابلہ سے فرار

چند دن ہوئے۔ جماعت احمدیہ نارووال کی طرف سے بورڈنگ خالصہ ہائی سکول میں ایک تبلیغی جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ جب احمدی اصحاب جلسہ گاہ کی طرف روانہ ہوئے۔ تو احرار کا ایک گروہ گالیاں دیتا۔ اور نعرے لگاتا ہوا پیچھے لگ گیا۔ اور اس نے احمدیوں کو ہر ممکن طریق سے مشتعل کرنے کی کوشش کی۔ اینٹیں۔ اور پتھر بھی برسائے۔ کیچڑ بھی پھینکا۔ لیکن احمدی مشتعل نہ ہوئے۔ جب احمدی خالصہ بورڈنگ کے دروازہ پر پہونچ گئے۔ تو احرار نے ان پر لاٹھیوں سے حملہ کر دیا۔ آخر تنگ آکر جب احمدیوں نے مدافعت شروع کی۔ تو تھوڑی دیر کے بعد سب احراری اپنی کئی چیزیں جن میں ایک کلھاڑی بھی تھی چھوڑ کر بھاگ گئے۔ ایک احراری پکڑا بھی گیا۔ پولیس نے وہاں پہونچ کر اس کا بیان لیا۔ لیکن باوجود سرخ پوش ہونے کے۔ اور اپنی ٹوپی پر احرار کا نشان لگائے ہونے کے انکار کر دیا۔ اور پولیس نے اسے اس لئے چھوڑ دیا۔ کہ احمدیوں کو شدید ضربات نہیں لگیں۔ حالانکہ ضربات کا کوئی سوال نہ تھا۔ جن لوگوں نے حملہ کیا تھا۔ وہ یقیناً نقض امن کے مجرم تھے۔ اور پولیس کا فرض تھا۔ کہ ان کے خلاف کارروائی کرتی:۔

(نامہ نگار)

بے نوایانِ ستم کش کے بلند و بالا ارادے

ہے وہ منزلِ مقصود بھری کانٹوں سے — راہ گرا جتنے بھی ہیں آبلہ پا تیرے ہیں
کیا ہی ہے تیرے عشق اور محبت کا صلہ — چاہنے والے گرفتارِ بلا تیرے ہیں
قیصر و کسریٰ کے اورنگ پہ رکھتے ہیں نظر — بے نوایانِ ستم کش جو گدا تیرے ہیں
چھا بھی جا وسعتِ آفاق پہ اے ابرِ اجل — کھیت سب منتظرِ جود و سخا تیرے ہیں
عزت و جاہ۔ زر و مال۔ وطن۔ قوم۔ عزیز — اے ہوس دوست بنا کتنے خدا تیرے ہیں
جھلملاتے ہوئے تاروں سے یہ آتی ہے صدا — تو اگر میرا ہے تو ارض و سما تیرے ہیں
ہے حجابِ نگہ شوق تیری بے رنگی — جلوے ہر رنگ میں آغوش کشا تیرے ہیں
نقشِ پا ہیں یہ تیرے قافلۂ بے باک کے — مہر و ماہ۔ لالہ و گل راہنما تیرے ہیں
بھوک کے مارے ہوئے بے سر و ساماں غمناک — اے امیر الامراء یہ فقرا تیرے ہیں
مل ہی جائیگا کبھی سینۂ کہسار سے لعل — دست و بازو ہیں مرے صبح و مسا تیرے ہیں

چھیڑ پھر نغمۂ لاہوت کوئی اے تسنیم
اہلِ دل عرصہ سے مشتاقِ نوا تیرے ہیں

مقامی آریہ ہائی سکول کے پرچہ امتحان میں شرارت

بیرون قادیان کے آریہ ہائی سکول کی نویں جماعت کے امتحان کا پرچہ فارسی دیکھکر نہایت ہی رنج ہوا۔ جس میں پہلا ہی سوال نہ صرف غلط اور بے بنیاد دیا گیا ہے۔ بلکہ جماعت احمدیہ کی خواہ مخواہ دل آزاری کی گئی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

مندرجہ ذیل عبارت کا فارسی میں ترجمہ کرو:۔

"سنجیدہ مسلمان تو اس راز کو بخوبی سمجھتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب نبی صاحب کی جگہ خود لینا چاہتے ہیں۔ پنجاب میں کام کرتے ہوئے انہیں سب سے زیادہ آریہ سماج سے ہی مقابلہ ہے۔ اور آریہ سماج خاص طور پر شہید اکبر پنڈت لیکھرام کی وجہ سے قربانی میں زیادہ مشہور ہے۔ یہ انہی کا حوصلہ تھا کہ ایسے کچے مذہب کا ناک میں دم کر دیا تھا"

ان سطور میں جہاں وہ سبق دہرایا گیا ہے۔ جسے احراری آج کل ہر جگہ رٹتے پھرتے ہیں اور جو یہ ہے کہ مرزا صاحب نبی صاحب کی جگہ خود لینا چاہتے ہیں" وہاں نہایت ہی خوش کن پیرایہ میں پنڈت لیکھرام جی کو احمدیت کا ناک میں دم کر دینے والا قرار دیا گیا ہے۔ ہم نہیں سمجھتے۔ ایک ایسے سکول کو جسے قادیان کی آبادی کے ٹیکس سے جس کا بہت بڑا حصہ احمدیوں کی جیبوں سے نکلتا ہے۔ ڈپٹی کمشنر صاحب ایڈ دلاتے ہیں۔ اور جہاں احمدی لڑکوں کو بھی تعلیم پانے کا اسی طرح حق حاصل ہے جس طرح دوسرے لڑکوں کو۔ وہ امتحان کے پرچہ میں ایسا دلآزار سوال کیونکر درج کر سکتا ہے۔ جو فرقہ وارانہ جھگڑا پیدا کرنے اور فساد تک نوبت پہونچانے کا موجب بن سکتا ہے۔ ہم اسے آریہ سکول کی صریح شرارت قرار دیتے ہوئے ذمہ دار حکام سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ اس کے متعلق فوراً نوٹس لیں ۔

مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء کے متعلق اعلانات

(۱) چار پانچ دن تک ایجنڈا موجب جماعت ہائے احمدیہ کو بھیجا جائے گا۔ احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے قابل نمائندگان کا انتخاب کر کے جلد سے جلد دفتر ہذا میں اطلاع دیں۔

(۲) رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۵ء شائع ہوگئی ہے۔ جن جماعتوں کی طرف سے پیشگی قیمت وصول کی گئی تھی۔ ان کو بذریعہ ڈاک ارسال کر دی گئی ہے۔ بقیہ جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ ایک ایک روپیہ بھیج کر ایک ایک کاپی منگوالیں۔ تاکہ وہ گذشتہ سال کے فیصلہ جات کی صحیح طور پر واقفیت حاصل کر کے آنے والی مجلس مشاورت میں احسن طور پر رائے دے سکیں ۔ پرائیویٹ سیکرٹری

ضلع سیالکوٹ کے انصار اللہ کے کام کا معائنہ

احباب کو معلوم ہوگا کہ ۲۱-۲۲ مارچ ۱۹۳۶ء کو داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ میں سکھ صاحبان سے وسیع پیمانہ پر مناظرہ ہوگا۔ داتہ زید کا اور اس کے ارد گرد کی جماعتوں کے انصار اللہ کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ بعد فراغت مناظرہ مبلغ صاحبان انصار اللہ کے کام کا معائنہ کریں گے

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

یوم التبلیغ کے لئے تبلیغی ٹریکٹ

۲۹ مارچ یوم التبلیغ کے لئے ملک عبد الرحمن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی گجرات نے ایک مضمون "ہندو بھائیوں کو صلح کا پیغام" کے عنوان سے لکھا ہے۔ جسے ینگ مین احمدیہ ایسوسی ایشن گجرات کافی تعداد میں دو ورقہ ٹریکٹ کی صورت میں طبع کرا رہی ہے۔ یہ مضمون انشاء اللہ ہندو بھائیوں میں تبلیغ کے لئے نہایت مفید اور موثر ثابت ہوگا۔ بیرونی احباب یا جماعتیں جو اس ٹریکٹ کو منگوا کر یوم التبلیغ کے موقعہ پر تقسیم کرنا چاہیں۔ ان کو ۱۲ر سیکڑہ علاوہ محصولڈاک کے حساب سے ارسال کیا جائے گا۔ احباب کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ انہیں جسقدر تعداد ٹریکٹ کی مطلوب ہو۔ مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دے کر طلب فرمائیں۔

محمود احمد سیالکوٹی معرفت شیخ الٰہی بخش رحیم بخش احمدی تاجران کتب۔ گجرات

جماعت احمدیہ سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ مورخہ ۲۹-۳۰ مارچ ۱۹۳۶ء بروز اتوار سوموار منعقد ہوگا۔ اس دفعہ پروگرام جلسہ نہایت دلچسپ ہوگا۔ احباب جماعت ہائے گوجرانوالہ، گجرات، لاہور، امرتسر، جموں۔ اور بیرونی جماعت ہائے ضلع سیالکوٹ کثرت سے شامل ہو کر ممنون فرمائیں۔ خوراک و رہائش کا انتظام بذمہ انجمن ہوگا۔

شیخ جان محمد امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ

بہائیت سے توبہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز! السلام علیکم۔ خاکسار کا رجوع بہ تبلیغی سے بہائیت کی طرف ہوگیا تھا۔ اور اخبار احسان و زمیندار میں بندہ کی نسبت احمدیت سے منحرف ہونیکا اعلان بھی شائع ہوا تھا۔ جو در اصل ڈاکٹر عبد الرشید کی کارروائی تھی۔ جس کے ذریعہ خاکسار بہائیت کی طرف مائل ہوا۔ اب خاکسار اس نتیجہ پر پہنچا ہے۔ کہ بہائیت در اصل محض آرام طلبی اور نفس پرستی ہے۔ آج مورخہ ۲۶/۳ کو محترم جناب چوہدری غلام احمد خاں صاحب ایڈوکیٹ پاکپٹن کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور احمدیت اور بہائیت کے متعلق ان سے گفتگو ہوئی۔ میں بہائیت سے توبہ کرتا ہوں۔ اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی درخواست کرتا ہوں۔ حضور بیعت قبول فرمائیں۔ اگر مناسب سمجھیں تو میرا خط اخبار الفضل میں شائع فرمادیں۔ (خاکسار رحمت علی رحمت۔ منشی فاضل پاکپٹن ضلع منٹگمری)

موجودہ جرمنی اور اشتراکیہ ملیّہ

جناب ضیاء از آکسفورڈ

(۱)

موجودہ جرمنی میں جو طرزِ حکومت رائج ہے اسے اشتراکیہ ملیہ (National Socialism) یا ہٹلرازم یا نازی ازم کہا جاتا ہے۔ موجودہ حکومت کی ابتداء ۳۰ جنوری سنہ ۱۹۳۳ء سے ہوئی۔ جب قائدِ اعظم (Fuehrer) ہٹلر نازی جماعت کا سردار پریذیڈنٹ ہنڈن برگ کی طرف سے جرمنی کا چانسلر مقرر کیا گیا ہنڈن برگ کی وفات کے بعد ہر ہٹلر نے پریذیڈنٹ اور چانسلر دونوں عہدوں کو مٹا کر خود قائدِ اعظم کے لقب سے حکومت کی باگ ہاتھ میں لے لی۔

اس مضمون میں نہ تو اشتراکیہ ملیہ کی تاریخ بیان کرنا میرا مقصود ہے۔ اور نہ ہی اس کے کارناموں کا ذکر بلکہ میرا ادعا اشتراکیہ ملیہ کے چند موٹے موٹے خصائص کا ذکر کرنا ہے۔ تا احباب یورپ کی اس نئی سیاسی تحریک کو ایک حد تک سمجھ سکیں۔

خلاصہ مضامین

سب سے اول میں نے اشتراکیہ ملیہ کے بنیادی اصول اور انفرادی آزادی پر بحث کی ہے۔ اسی بحث میں میں نے ان کا حکومت یا (State) کے متعلق جو نظریہ ہے۔ اسے بھی بیان کر دیا ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر انفرادی آزادی کے مسئلہ پر پوری طرح روشنی نہیں پڑ سکتی۔ اس کے بعد میں نے یہ بیان کیا ہے۔ کہ کس طرح اشتراکیہ ملیہ نے مزدور اور سرمایہ دار کی باہمی جنگ کو مٹانے کی کوشش کی ہے۔ پھر میں نے یہ بتلانے کی کوشش کی ہے۔ کہ کیوں اشتراکیہ ملیہ اپنے طرزِ حکومت کو صحیح معنوں میں ڈیموکریٹک حکومت کہتے ہیں۔ اپنے دوسرے مضمون میں اگر خدا تعالیٰ نے توفیق دی۔ تو میرا ارادہ مندرجہ ذیل باتوں پر روشنی ڈالنے کا ہے

اوّل۔ اشتراکیہ ملیہ کا نظریہ قبائل و شعب یا ذاتوں کے متعلق کیا ہے۔

دوم۔ اشتراکیہ ملیہ کا سلوک یہود سے۔

سوم۔ ان کا سلوک رومن کیتھولکس سے۔

چہارم۔ اشتراکیہ ملیہ۔ اور مذہب۔

اشتراکیہ ملیّہ کا بنیادی اصل اور انفرادی آزادی

اشتراکیہ ملیہ (National Socialism) کا بنیادی اصل جرمن زبان میں یہ ہے۔ کہ Gemeinnutz geht vor Eigennutz یعنی انفرادی مفاد ملی مفاد پر قربان ہونا چاہیئے۔ یہ اصل اشتراکیہ ملیہ کے تمام کاموں کے نیچے کام کرتا نظر آتا ہے۔ اور یہ وہ اصل ہے۔ جس کی روشنی میں ان کے ہر عمل کی تشریح اور توضیح کی جا سکتی ہے۔ اور اسی اصل پر حکومت وقت افراد کی زندگی کو ڈھالنا چاہتی ہے۔ اور بہت حد تک ڈھال چکی ہے۔ یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے۔ کہ جرمن قوم یورپ کی اقوام میں سب سے زیادہ منضبط سمجھی جاتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ ایک طرف تو یہ لوگ حکومت کے اس سخت نظام کو بوجھ محسوس نہیں کرتے۔ اور دوسری طرف اگر کہیں کسی گوشہ سے حکومت سے اختلاف ہے۔ تو وہ بھی ایک نظام کے ماتحت کام کرتا نظر آتا ہے۔ اور یہ لوگ بکھری ہوئی بھیڑوں کی مانند کام کرنے کے عادی نہیں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ یہاں انفرادی آزادی اس حد تک نہیں جیسی کہ یورپ کے بعض دوسرے ملکوں میں۔ مگر یہ جبر جو بظاہر حکومت کی طرف سے افراد پر بعض باتوں میں کیا جاتا ہے۔ حقیقتہً جبر نہیں رہتا۔ جب ہم اشتراکیہ ملیہ کے بنیادی اصل کو دماغ میں رکھ کر ایسی باتوں پر غور کریں۔ افراد سے ان کی انفرادی آزادی صرف ان صورتوں میں چھینی جاتی ہے۔ جبکہ اس میں ملی فائدہ ہو۔

مذکورہ بالا اصل کے ماتحت حکومت نے کئی قوانین پاس کئے ہیں۔ جنہیں حکومت سے انتہائی غداری کے قانون Laws of High Treason کہا جاتا ہے۔ اور جو مقدمات ان قوانین کی خلاف ورزی کی وجہ سے کئے جاتے ہیں۔ انہیں ایک خاص محکمہ قضا سنتا۔ اور فیصلہ کرتا ہے۔ انہی قوانین میں سے ایک قانون جرمن روپیہ کا جرمنی سے باہر لے جانے کو جرم قرار دیتا ہے۔ اور ان مجرموں کو جو اس کے خلاف کرتے پکڑے جائیں۔ سخت سزائیں دی جاتی ہیں۔ اسکی وجہ زیادہ تر یہ ہے۔ کہ جرمنی جنگِ عظیم کا قرضہ اور تاوان ادا کرنے کی وجہ سے بہت غریب ہو گیا ہے۔ اکثر سکے تانبے وغیرہ کے ہیں۔ اور چاندی کے سکوں میں بھی اکثر حصہ ملاوٹ کا ہوتا ہے دوسرے اس وجہ سے بھی۔ کہ آج کل حکومت نے باہر سے آنے والوں کے لئے یہ سہولت بہم پہنچائی ہے۔ کہ وہ جرمن مارکس اصل ریٹ سے ۴/۳ کے قریب زائد حاصل کر سکتے ہیں۔ مثلاً ایک پونڈ کے بدلے میں بجائے بارہ مارکس حاصل کرنے کے (جو آج کل اصل ریٹ ہے) باہر سے آنے والا بیس مارکس حاصل کر لیتا ہے۔ اب اگر ان مارکس کو کوئی باہر لے جائے۔ تو وہ بارہ مارکس کے بدلے میں ایک پونڈ لے سکتا ہے۔ یعنی فی پونڈ آٹھ مارکس کا نفع اُسے حاصل ہوتا ہے۔ یا یوں کہو کہ وہ فی پونڈ جرمن حکومت کو آٹھ مارکس کا نقصان پہونچا سکتا ہے۔ اور اگر ایسا کرنے کی اجازت دے دی جائے۔ تو حکومت دو دن میں دیوالیہ ہو جائے۔ اس لئے حکومت نے اس فعل کو بھی High Treason میں شامل کیا ہے۔

خیر یہ تو ایک ضمنی بات تھی۔ اس وقت میں انفرادی آزادی پر بحث کر رہا ہوں۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ جرمنی میں موجودہ حکومت کی طرف سے افراد پر بہت سی پابندیاں عائد ہوتی ہیں مثلاً یہ کہ رات کے دس بجے کے بعد بلند آواز سے یا کھڑکیاں۔ اور دروازے کھلے رکھ کر گانا بجانا منع ہے۔ اس سے ہمسایوں کے آرام میں خلل آتا ہے۔ اور سارے دن کے تھکے ماندے مزدور چین کی نیند سو نہیں سکتے۔ یا مثلاً یہ کہ پیدل چلنے والوں کے لئے بھی یہ قانون ہے کہ وہ سڑک کے دائیں طرف چلیں۔ اور رستہ روک کر کھڑے نہ ہوں۔ مؤخر الذکر قانون کی پابندی سختی سے نہیں کرائی جاتی۔ اور میرے نزدیک حکومت کی یہ غلطی ہے۔ کیونکہ ایک قانون بنانا۔ اور اس پر سختی سے پابندی نہ کرانا لوگوں کے دلوں سے قانون کا احترام اٹھا دیتا ہے۔ جس کے نتائج بہت مہلک ہو سکتے ہیں یا مثلاً یہ کہ حکومت کے خلاف کچھ لکھنا۔ یا تقریر کرنا منع ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

اسی قسم کی اور بھی بہت سی پابندیاں افراد پر عائد ہوتی ہیں۔ مگر حقیقتہً یہ پابندیاں افراد سے اُن کی آزادی چھیننے کے لئے نہیں۔ کیونکہ اشتراکیہ ملیہ کے نزدیک حکومت یا State افراد ہی کے مجموعہ کا نام ہے۔ یہ کوئی غیر ہستی نہیں جس نے افراد پر پابندیاں لگائی ہیں۔ اب اگر کوئی کہے۔ کہ میں رات دس بجے کے بعد باجہ نہ بجاؤں گا۔ تو اس کا یہ مطلب تو نہ ہو گا۔ کہ اس کی آزادی میں فرق آ گیا۔ اسی طرح بعینہ State افراد کے مجموعہ کا نام ہے۔ نہ اس سے کم اور نہ اس سے زیادہ۔ تو گویا افراد خود اپنے اوپر کچھ پابندیاں عائد کرتے ہیں اور ایسی پابندیاں ان کی آزادی میں فرق نہیں ڈالتیں۔ اور انفرادی آزادی میں فرق آتا ہو۔ تو بھی ان کے نزدیک کوئی حرج کی بات نہیں ان کا بنیادی اصل ہی یہ ہے۔ کہ انفرادی مفاد اگر ملی مفاد سے ٹکراتے ہوں تو انہیں ملی مفاد پر قربان کر دینا چاہیئے۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اشتراکیہ ملیہ کا یہ نظریہ صحیح ہے کہ State یا حکومت افراد کے مجموعہ کا نام ہے یا یوں کہو کہ ایک دوسری حیثیت سے افراد ہی کا نام ہے۔ یہ ایک فلسفیانہ بحث ہے اور فلسفیوں کا اس میں بہت کچھ اختلاف ہے مگر مجھے یہاں اس بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ میرا مقصد تو صرف یہ ثابت کرنا ہے کہ اشتراکیہ ملیہ کے نزدیک افراد اسی طرح آزاد ہیں۔ جیسے اور دوسرے آزاد ملکوں میں۔ بلکہ ستانداً ان سے بھی زیادہ۔ اور یہ کہ وہ پابندیاں جو جرمنی میں افراد پر عائد ہوتی ہیں۔ ان کی آزادی کے چھیننے کا موجب اس لئے نہیں۔ کہ افراد خود ہی اپنے پر وہ پابندیاں عائد کرتے ہیں۔ اور وہ کسی غیر جماعت کے ماتحت نہیں۔

مزدور اور سرمایہ دار کا جھگڑا

ایک اور بات جو اشتراکیہ ملیہ کی خصوصیات میں سے ہے یہ ہے۔ کہ ان کے نزدیک حکومت ایسے رنگ میں ہونی چاہیئے۔ کہ مختلف مفاد کا آپس میں ٹکراؤ نہ ہو۔ حکومت نہ ایسے رنگ میں ہو۔ کہ سرمایہ دار غرباء اور مزدور پیشہ لوگوں کا کوئی خیال نہ رکھیں۔ اور اپنے فائدہ کے لئے مزدوروں سے ان کی طاقت سے زیادہ کام لیں۔ اور ان کی ضروریات یا حق سے کم اُجرت دیں۔ اور نہ ہی ایسے رنگ میں ہو۔ کہ حکومت کی باگ ڈور کلیتہً مزدور کے ہاتھ میں ہو۔ اور حکومت صرف ایک گروہ کے مفاد کا خیال رکھے۔ اور باقی مفاد کو نظر انداز کر دے۔

یعنی یہ نہ ہو کہ ایک طرف مزدور کے مفاد کو سرمایہ داروں کے مفاد پر قربان کیا جاتا ہو۔ تو دوسری طرف سرمایہ داروں نے پسینہ کی کمائی مزدور کا ڈنڈا ہڑپ کرے جائے۔ سو اشتراکیہ نے پوری کوشش کی ہے۔ کہ کسی طرح مختلف گروہوں کی (جن کے مفاد کا بظاہر ٹکراؤ ہوتا ہے) باہمی نفرت اور حقارت کو دور کیا جائے اور انہوں نے ایسی تدابیر اختیار کی ہیں۔ کہ نہ سرمایہ داروں کی کوئی علیحدہ جماعت رہے جس کے دل میں مزدور سے نفرت ہو۔ اور نہ مزدوروں کا کوئی علیحدہ گروہ ہو۔ جو سرمایہ داروں کو غصہ اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہو (مجھے اس وقت یہ بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔ کہ وہ اپنے مقصد میں کہاں تک کامیاب ہوئے ہیں۔) اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اشتراکیہ نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے۔ کہ وہ تمام جمعیتیں جو کسی خاص گروہ کے ساتھ تعلق رکھتی تھیں۔ ناجائز قرار دے دی ہیں۔ نہ اب سرمایہ داروں کی کوئی علیحدہ جمعیت ہے۔ نہ مزدوروں کی نہ مزارعین کی کوئی علیحدہ جمعیت ہے۔ نہ غلہ کے تاجر یا بڑے زمینداروں کی کوئی جمعیت ہے۔ جو ان کے حقوق کی حفاظت کے لئے قائم ہو۔ اس کی بجائے حکومت کی طرف سے ہر مفاد کی ایک جامع اور مستقل تنظیم کی گئی ہے۔ جو بہت سی شاخوں پر منقسم ہے۔ اور جس کی ہر شاخ ایک زنجیر کی کڑی ہے۔ جو آپس میں بہت مضبوطی سے پیوست ہیں۔ مثلاً کام کرنے والوں کی ایک تنظیم ہے۔ جو آربائٹ فرنٹ (Arbiet front) کے نام سے موسوم ہے (کام کرنے والوں سے یہاں میری مراد اساتذہ مزدور سرمایہ دار پیشہ ور ڈاکٹر وغیرہ وغیرہ ہیں) اس میں ہر پیشہ ور ہر مزدور اور ایسے سرمایہ دار کا داخل ہونا ضروری ہے۔ جو مزدوروں سے کام لیتا ہو۔ مثلاً کارخانوں کے مالک وغیرہ۔ اس تنظیم کے ماتحت کئی ایک شاخیں ہیں۔ جو اس بڑے دائرہ میں رہتی ہوئی ایک مستقل تنظیم کا حکم رکھتی ہیں۔ مثلاً اساتذہ اور طلباء کی ایک مستقل تنظیم ہے جو Arbiet front کی ممبر ہے۔ اسی طرح مزدوروں اور سرمایہ داروں کی ایک مستقل تنظیم ہے۔ اور مختلف پیشہ وروں کی مستقل تنظیمیں ہیں۔ جو Arbiet front کی ممبر ہیں۔ گو یہ ایک بہت بڑا دائرہ ہے۔ مگر بہت سے لوگ پھر بھی اس دائرہ سے باہر رہ جاتے ہیں۔ مثلاً زمیندار وغیرہ Arbiet front کا افسر اعلیٰ مجلس شوریٰ اور اصحاب الرائے کے مشورہ کے بعد حکومت مقرر کرتی ہے۔ اسی طرح آربائٹ فرنٹ کی مختلف شاخوں کے افسر مذکورہ بالا افسر اصحاب الرائے کے مشورہ کے بعد مقرر کرتا ہے۔ اور یہ لوگ اپنے ماتحت کام کرنے والوں کا تقرر کرتے ہیں۔ اس طرح اس تنظیم کا ادنے سے ادنے ممبر بالواسطہ بڑے سے بڑے افسر سے تعلق رکھتا ہے۔

یہاں اس بات کا بھی ذکر کر دینا ضروری ہے۔ کہ جرمنی میں ہڑتال (Streik) یا عدم تعاون قانوناً منع ہے۔ اس لئے نہیں کہ حکومت کلیتہً مزدوروں کے ہاتھ میں ہے اور ان حالات میں مزدوروں کو ہڑتال کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اور نہ اس لئے کہ حکومت کلیتہً سرمایہ داروں کے ہاتھ میں ہے۔ اور وہ اپنے فائدہ کے لئے مزدوروں کو ہڑتال کی اجازت نہیں دیتے۔ بلکہ اس لئے کہ حکومت نے مزدوروں کے لئے ایک ایسا راستہ کھول رکھا ہے۔ کہ وہ بغیر ہڑتال کے اپنے جائز مطالبات حاصل کر سکتے۔ اور اپنے مفاد کی حفاظت کر سکتے ہیں۔ وہ اس طرح کہ چونکہ مزدور اور سرمایہ دار ایک ہی تنظیم یا جمعیت کے ممبر ہیں۔ اس لئے جب بھی مثلاً مزدوروں کو سرمایہ داروں سے کوئی شکائت پیدا ہو۔ تو وہ اپنی تنظیم سے اس کی شکائت کرتے ہیں۔ مثلاً اگر کپڑا بننے کے کسی کارخانہ میں مزدوروں کو شکائت پیدا ہو کہ ان کی اجرت ان کے حق سے کم دی جاتی ہے۔ یا کام ان کی طاقت سے زیادہ لیا جاتا ہے۔ تو وہ اپنی تنظیم سے شکائت کریں گے۔ اور تنظیم اپنی مجلس منعقد کرے گی۔ جس میں مزدور اور سرمایہ دار شامل ہوں گے۔ اور دونوں مل کر غور کریں گے۔ کہ آیا مزدوروں کے مطالبات جائز ہیں یا نہیں۔ اور اگر یہ جائز مطالبات ہیں۔ تو پھر ان کو کس طرح دور کیا جا سکتا ہے۔ اگر مزدوروں اور سرمایہ داروں میں کوئی سمجھوتہ نہ ہو سکے۔ تو پھر ایسا جھگڑا ایک افسر کے پاس جاتا ہے۔ جو جج کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور صرف اس قسم کے جھگڑوں کا فیصلہ کرنے کے لئے حکومت کی طرف سے مقرر ہے۔ یہ ایک نیا عہدہ ہے۔ جو ماہی قریب کے ایک قانون Law of National Labour کے ماتحت قائم کیا گیا ہے۔ اس کے فیصلہ کی اپیل صرف (Führer) یا قائد اعظم کے پاس ہو سکتی ہے۔

موجودہ حکومت غرباء کا خاص خیال رکھتی ہے۔ اور ان کی شکایات دور کرنے میں پوری طرح ساعی ہے۔ اور ایسی مثالیں ملتی ہیں۔ کہ چونکہ مزدوروں کی شکایات بجا تھیں۔ اور کارخانہ کا منتظم ان کا حق غصب کر رہا تھا۔ اس لئے حکومت نے اُسے کارخانہ سے علیحدہ کر دیا۔ اور انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا (گو ملکیت اصل مالک کی ہی رہی) اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ کارخانہ کے مالک اور منیجر ماتحتوں وغیرہ کا خاص خیال رکھتے ہیں۔

اس تنظیم کا جو اپنے رنگ میں یکتا ہے۔ اور جس کی مثال موجودہ یوروپ میں نہیں ملتی۔ اور جو مزدور اور سرمایہ دار نیز ہر قسم کے پیشہ اور صنعت کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے ایک اور فائدہ بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ مختلف صنعتیں جو پہلے اندھا دھند ایک دوسرے سے مقابلہ کر رہی تھیں۔ اور ہر وقت ایک دوسرے کو نقصان پہونچانے کے درپے تھیں۔ اب ایسا نہیں کر سکتیں۔ ان میں مقابلہ تو اب بھی ہے۔ مگر بے مزہ مقابلہ [illegible] ایسا مقابلہ جو ہر وقت حکومت کی نگرانی کے ماتحت ہے۔ اگر ایک صنعت یا کارخانہ کوئی ایسا کام کرنا چاہے جو بے وجہ کسی دوسری صنعت کو نقصان پہنچانے والا ہو۔ تو حکومت اُسے روک دیتی ہے۔ کیونکہ ملک کو دونوں صنعتوں کی ضرورت ہے اور اگر ایک پیشہ یا صنعت کمزور ہو جائے۔ تو اس سے سارے ملک کا نقصان ہے۔ اور انفرادی مفاد کو قومی مفاد پر قربان کرنا اشتراکیہ ملیہ کا بنیادی اصول ہے۔ اس طرح پر ہر صنعت اور ہر پیشہ اور ہر مفاد حکومت کی پناہ میں ہے۔ جس کی حفاظت حکومت کا فرض ہے۔

اشتراکیہ ملیہ زراعت کی طرف بھی خاص توجہ کر رہی ہے۔ یوروپ کی حکومتیں صنعت میں بہت حد تک ترقی کر جانے کی وجہ سے عام طور پر زراعت کی طرف بہت کم توجہ کرتی ہیں۔ خصوصاً روس تو بوجہ اس کے کہ حکومت کی باگ ڈور بالشوازم انقلاب کے بعد مزدوروں کے ہاتھ میں آگئی ہے۔ زراعت کو گویا بالکل بھلا بیٹھا تھا۔ اور شروع میں غریب زراعت پیشہ لوگوں کے مفاد کو مزدوروں کے مفاد پر قربان کر دیا جاتا رہا ہے۔ گو انہوں نے بھی اب اس طرف توجہ کی ہے۔ مگر اشتراکیہ ملیہ خاص طور پر زراعت کی طرف توجہ دیتی ہے۔ اُن کے مفاد کی نگرانی کے لئے حکومت کی طرف سے جو نظام قائم ہے۔ اُسے Reischs nakstand کہا جاتا ہے۔

تمام مزارعین اور mills کے مالک اور ان کارخانوں کے مالک جن کا زراعت سے تعلق ہے۔ مثلاً جو زراعت کے ہتھیار بناتے ہیں۔ یا مصنوعی کھاد وغیرہ تیار کرتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو بڑے پیمانہ پر غلہ کی تجارت کرتے ہیں۔ یہ تمام لوگ اس نظام میں شامل ہیں۔ اس طرح پر حکومت باہمی اختلاف کو دور کرنا چاہتی ہے۔ اور یہ ثابت کرنا چاہتی ہے۔ کہ حقیقتاً ان لوگوں کے مفاد متضاد نہیں۔ اور مزارعین کو نقصان پہونچا کر مثلاً غلہ کے بڑے تاجر یا mills کے مالک فائدہ حاصل نہیں کرتے۔ بلکہ اپنا نقصان ہی کرتے ہیں۔ حکومت غلہ اور دیگر کھانے کی چیزوں پر ایسے طور پر ٹیکس لگاتی ہے۔ کہ جرمنی کے مزارعین کو زیادہ سے زیادہ فائدہ ہو۔

اشتراکیہ ملیہ اور ڈیماکریسی

اشتراکیہ ملیہ کا رئیس Dictator (حاکم مطلق) نہیں کہلاتا۔ اور وہ اس نام کو بہت ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ وہ اپنے رئیس کو قائد (Leader یا Führer) کہتے ہیں۔ اور اپنی حکومت کو صحیح معنوں میں Democracy دیگر حکومتوں میں جس قسم کی Democracy رائج ہے۔ ان کے نزدیک اس میں بہت نقائص ہیں۔ اور صحیح معنوں میں وہ Democracy نہیں کہلا سکتی۔

مثلاً ہو سکتا ہے کہ کسی وقت حکومت اقلیت کے ہاتھ میں آ جائے۔ وہ اس طرح کہ فرض کر لیجئے ایک ملک دس اضلاع میں منقسم ہے۔ اور ہر ضلع ایک ممبر مجلس شوریٰ میں بھیجتا ہے۔ اور ہر ضلع میں ایک سو آدمی ووٹ دینے والے ہیں۔ اب ان دس اضلاع میں سے اگر سات اضلاع میں

ایک سیاسی گروہ (الف) کے افراد ساٹھ ساٹھ ووٹ فی ضلع حاصل کرتے ہیں۔ اور دوسرے سیاسی گروہ (ب) کے افراد چالیس چالیس ووٹ اور باقی کے تین اضلاع میں سیاسی گروہ (ب) کے افراد نوّے نوّے ووٹ فی ضلع حاصل کرتے ہیں۔ اور سیاسی گروہ (الف) کے افراد دس دس ووٹ فی ضلع۔ تو اس صورت میں سیاسی گروہ (الف) کو حکومت حاصل ہو جائے گی۔ حالانکہ ان کو ۴۵۰/۱۰۰ ووٹ حاصل ہوئے۔ اور سیاسی گروہ (ب) حکومت سے محروم رہیگا۔ حالانکہ انہیں ۵۵۰/۱۰۰ ووٹ ملے

دوسرا بڑا نقصان ایسی Democracy کا یہ ہے۔ کہ ہو سکتا ہے۔ کہ مجلس شوریٰ میں بہت سے سیاسی گروہ منتخب ہو کر آجائیں۔ جن میں سے کوئی بھی ملک کی اکثریت کا ترجمان نہ ہو۔ چنانچہ اشتراکیہ ملیہ کو حکومت ملنے سے پہلے جرمنی کی مجلس شوریٰ میں ۲۰ مختلف سیاسی گروہ شامل تھے۔ یا جیسا کہ فرانس کی موجودہ حکومت میں ہوتا ہے اس صورت میں کئی ایک ایسے سیاسی گروہ مل کر حکومت کرینگے۔ جن میں سب سے کم اختلاف ہے۔ ایسی صورت میں ایک تو حکومت میں اتحاد نہ ہوگا۔ پھر بہت سی طاقت آپس کے جھگڑوں اور بحثوں میں ضائع ہو جائیگی۔ اور ملک کو ایسی حکومت سے اتنا فائدہ نہ پہونچ سکیگا۔ جتنا کہ دوسری صورت میں پہونچ سکتا تھا۔

پھر مثلاً اس قسم کی Democracy میں ایک اور نقصان یہ ہے۔ کہ بجائے اس کے کہ مجلس شوریٰ میں ماہر فن لوگ شامل ہوں۔ مختلف سیاسی گروہ کے افراد آجاتے ہیں۔ اور ہو سکتا ہے۔ کہ وہ کسی فن کے بھی ماہر نہ ہوں۔ حالانکہ مجلس شوریٰ میں تمام فنوں اور صنعتوں کے ماہر شامل ہونے چاہئیں تاکہ ان کے تجربہ اور علم سے حکومت فائدہ حاصل کر سکے۔ اور مجلس شوریٰ محض وقت ضائع کرنے کا آلہ نہ ہو۔ مگر موجودہ Democracy میں یہ بات نہیں

پھر ایک اور نقصان اس قسم کی Democracy میں یہ ہے۔ کہ جب بہت سے چھوٹے چھوٹے سیاسی گروہ حکومت کر رہے ہوں۔ تو ذمہ وار گروہ کوئی بھی نہیں رہتا۔ اور ہر ایک اپنی ذمہ واری دوسرے کے سر ڈالنا چاہتا ہے۔ جس کا اثر سیاست اور اخلاق دونوں پر بہت برا پڑتا ہے۔ یہ تو چند ایک مثالیں ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے نقصان ہیں۔ جن کے ذکر سے یہاں کوئی فائدہ نہیں۔ کیونکہ اصل غرض ان نقصانات کے بیان کرنے سے یہ ثابت کرنا تھی۔ کہ Democracy ان صورتوں میں جن میں کہ وہ دیگر ممالک میں پائی جاتی ہے۔ کوئی مستحسن حکومت نہیں۔ اور یہ غرض اوپر کی چند مثالوں سے پوری ہو جاتی ہے

مگر اشتراکیہ ملیہ کے نزدیک خود Democracy (اگر اسے صحیح طریق پر استعمال کیا جائے۔ تو) سب سے اچھا طریق حکومت ہے۔ اور اس کا صحیح ترجمان اشتراکیہ ملیہ کا طریق حکومت ہے۔ وہ اس طرح پر کہ تمام ملک کثرت رائے سے اپنا ایک رئیس یا قائد منتخب کرتا ہے۔ حاکم مطلق (Dictator) وہ ہے جو خود حاکم بن جائے۔ مگر امیر یا قائد وہ شخص ہے۔ جسے ملک منتخب کرتا ہے۔ اور کچھ کچھ عرصہ کے بعد ملک سے رائے عامہ لی جاتی ہے یہ معلوم کرنے کے لئے۔ کہ کیا ملک اب بھی اس شخص کی قیادت قبول کرنے کے لئے تیار ہے یا نہیں۔ اور اگر ان کا اعتبار اس شخص سے اُٹھ جائے۔ تو پھر وہ اپنا کوئی دوسرا قائد منتخب کر لیں۔ چنانچہ گزشتہ سال ایسا ہو بھی چکا ہے۔

قائد اپنے ماتحت افسروں کا انتخاب کرتا ہے جو اپنے اپنے صیغے کے افسر اعلےٰ ہوتے ہیں۔ اور پھر یہ افسر اعلےٰ اپنے صیغہ کے دیگر افسروں کا انتخاب کرتے ہیں۔ ہر افسر اپنے افسر اعلےٰ کے سامنے اپنے کام کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اور مختلف صیغوں کے افسر اعلےٰ قائد کے سامنے اپنے اپنے کام کے ذمہ وار ہیں۔ ہر صیغے کے افسر اعلےٰ کے ماتحت چھوٹے پیمانہ پر علیحدہ علیحدہ مجالس شوریٰ قائم ہیں۔ جو ماہرین فن پر مشتمل ہیں۔ افسر اعلےٰ اپنے کام میں ان سے مشورہ لیتا ہے۔ گو اس کے لئے ضروری نہیں۔ کہ ان کے مشورہ پر عمل کرے۔

اگر یہ طریق اختیار کیا جائے۔ تو اشتراکیہ ملیہ کے نزدیک حکومت ایک بہت مضبوط نظام پر قائم ہوگی۔ اس میں کامل اتحاد پایا جائیگا کیونکہ وہ ایک شخص کے ماتحت ہوگی۔ اور وہ اکثریت کی آواز ہوگی۔ کیونکہ ان کا لیڈر یا قائد اکثریت نے منتخب کیا ہوگا۔ اور حکومت کی مجلس شوریٰ میں صائب الرائے اصحاب شامل ہونگے۔ اور وہ ایسے افسروں پر مشتمل ہوں گے کہ جو اپنے اپنے کام کے قائد کے سامنے ذمہ دار ہوں گے۔ اور قائد اس سارے کام کا ملک کے افراد کے سامنے ذمہ وار ہوگا۔ اور یہی صحیح Democracy ہے ؎

صدر آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور کی تقریر

نیشنل لیگوں کیلئے پروگرام تیار ہو گیا

۶ مارچ نیشنل لیگ لاہور کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا جس میں جناب شیخ بشیر احمد صاحب پریذیڈنٹ آل انڈیا نیشنل لیگ نے ایک ولولہ انگیز تقریر کی۔ آپ نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ بیرونی لیگوں کی طرف سے پیغام موصول ہو رہے ہیں۔ کہ انہیں کوئی پروگرام بتایا جائے آپ کی اور بیرونی احباب کی اطلاع کے لئے میں کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ پروگرام بنا لیا گیا ہے۔ اور عنقریب سامنے رکھدیا جائے گا۔ آپ لوگ عمل کرنے کے لئے تیار رہیں۔

ہم نے ہر ممکن طریق سے کوشش کی۔ کہ حکام اپنے فرائض پہچانیں۔ اور قانون اور اخلاق کی طرف سے جو ذمہ واری ان پر عائد ہوتی ہے۔ اس کو سرانجام دیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے پے در پے خطبات ارشاد فرمائے۔ اور حکومت سے اس کے بعض افسروں کی ایسی کارگذاریاں جو وہ احرار کی حمایت اور جماعت احمدیہ کی مخالفت میں بجا لا رہے تھے۔ گوش گذار کیں۔ نیز ہر ممکن طریق سے یہ چاہا۔ کہ حکومت مظلوم کی داد رسی کرے۔ اور ان افسروں کو سزا دے۔ جو امن کو توڑنے والی تحریکوں کے ممد اور معاون ثابت ہو رہے تھے۔ لیکن حکومت کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔ اس نے اپنے فرض منصبی کو نہ پہچانا۔ یا یوں کہیئے۔ کہ پہچاننے کی ضرورت ہی محسوس نہ کی۔ احمدیہ جماعت کے مقدس بانی علیہ السلام پر نہایت ہی دل آزار اور گندے حملے کئے گئے۔ لیکن حکومت ٹس سے مس نہ ہوئی۔ اور ظالموں کے منہ میں لگام دینے کی کوئی کوشش نہ کی۔ جب حالات ایسے ہوں۔ اور ایسی کیفیت ہو۔ تو وہ نیشنل لیگ جو احرار کے صدر مقام لاہور میں ہے۔ اس کی ذمہ واریاں بہت بڑھ جانی چاہئیں۔ اور اس کے احساسات کو ایک نمایاں رنگ میں ظاہر ہونا چاہئے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ تم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں۔ جو سلسلے کی عزت اور ناموس کی خاطر کسی قسم کی قربانی سے خواہ وہ قید ہونے کی صورت میں ہو یا جان دینے کی صورت میں۔ دریغ کرے گا۔ اگرچہ قادیان کی نیشنل لیگ نے سب سے پہلے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں۔ کہ جب تک لاہور کی نیشنل لیگ کا ایک بچہ بھی زندہ ہے۔ ہمیں یہ ثابت کر دینا چاہئے۔ کہ بوجہ احرار کے مرکز میں موجود ہونے کے پہلی ذمہ واری ہم پر عائد ہوتی ہے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ اگر خدا تعالےٰ کا فضل شامل ہوا۔ تو وہ دن دور نہیں۔ جب ہم ملک کی فضا کو اس طرح بدلنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ کہ امن سوز تحریکیں۔ فتنہ و فساد پیدا کرنے میں ہمیشہ کے لئے ناکام ہو جائیں۔ آپ لوگ اپنے دلوں میں فیصلہ کر لیں۔ اور اگر آپ حقیقی طور پر محسوس کریں۔ کہ آپ کچھ کرنا چاہتے ہیں۔ اور زیادہ دیر تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہتک نہیں برداشت کر سکتے۔ تو ایک ہفتہ کے اندر اندر قائد اعظم آل انڈیا نیشنل لیگ کور کے سامنے اپنے آپ کو پیش کر دیں۔ پس وہ جو تم میں سے ہر ایک تکلیف برداشت کرنے کو تیار ہو۔ اپنا نام پیش کر دے۔ اور اپنی سچی قربانی سے دُنیا پر ظاہر کر دے۔ کہ حق ہمیشہ غالب رہتا ہے میں خدا تعالےٰ سے دعا کرتا ہوں۔ کہ وہ ہمیں توفیق دے۔ کہ ہم دُنیا میں حقیقی امن کی بنیادیں قائم کر دیں ؎ (نامہ نگار)

جناب مرزا عزیز احمد صاحب ایم اے کی خدمت میں

جماعت احمدیہ قصور کا ایڈریس

جناب مرزا عزیز احمد صاحب ای۔ اے۔ سی کا قصور سے گوجرانوالہ میں تبادلہ ہونے پر جہاں قصور کے ہندو مسلم معززین نے آپ کے اعزاز میں پارٹیاں دیں۔ اور اظہار اخلاص کرتے ہوئے روانگی کے وقت پھولوں کے ہاروں سے لاد دیا۔ وہاں جماعت احمدیہ کی طرف سے بھی جس کے آپ صدر تھے۔ دعوت دی گئی۔ اور لفٹیننٹ چوہدری عبد اللہ خان صاحب اگزیکٹو افسر قصور نے حسب ذیل ایڈریس پڑھا۔

بخدمت مجسمہ اخلاص محترم جناب مرزا عزیز احمد صاحب ایم اے۔ پی۔ سی۔ ایس صدر جماعت احمدیہ قصور۔

صدر محترم جناب مرزا صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

ہم ممبران جماعت احمدیہ قصور آج حزین قلوب اور مغموم جذبات کے ساتھ آپ کو الوداع کہنے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ ہمارے محبوب صدر۔ آپ نے اپنی عمر عزیز کا ایک کافی عرصہ ہم میں گذارا۔ اور آپ کی موجودگی ہمیشہ ہمارے لئے اطمینان اور تسلی کا موجب ہوئی۔ آپ کی عالی حوصلگی وعالی نسبی آپ کی شرافت و دیانت حلم و بردباری ذکاوت و ذہانت سے ہم مستفید ہوتے رہے اور آپ کے دوران قیام قصور میں جماعت احمدیہ نے ہر پہلو سے ترقی کی الحمد للہ علیٰ ذالک۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا نگران و محافظ خود خدا تعالےٰ ہی ہے اور ہر جگہ اسی کے فضل اور رحم کے ساتھ سلسلہ ترقی کر رہا ہے۔ مگر انعامات الٰہی میں سے بہترین انعام آپ جیسی ہستیوں کا کسی جماعت کو میسر آنا بھی ہے۔ جہاں جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ مستحق مبارکباد ہیں کہ ان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پوتا اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا بھتیجا تشریف لا رہا ہے۔ وہاں جماعت ہائے احمدیہ قصور سب ڈویژن بجا طور پر مغموم و محزون ہیں کہ محبوب اور دیار محبوب کی محبوب نشانی ہم سے رخصت ہو رہی ہے

واجب التعظیم صدر محترم۔ آپ کا وجود باوجود صحیح معنوں میں نافع الناس اور انعامات الٰہی میں سے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر مذہب و ملت کو جس قدر افسوس اور رنج آپ کی جدائی سے ہو رہا ہے اس کی مثال قصور کی تاریخ میں ملنا محال ہے۔

پیارے مسیح اور مہدی کے پوتے اور ہمارے صدر رشک و صد فخر صدر۔ ہم تمام ممبران جماعت نہایت خلوص و صدق دل کے ساتھ دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہر جگہ ہر حال میں آپ کا حامی و ناصر ہو آپ کو ہمیشہ اپنے فضل اور رحمت کے سایہ کے نیچے رکھے۔ سلسلہ کی خدمت کی ہر آن توفیق عطا فرمائے۔ حسن و احسان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نقش قدم پر چلائے۔ آپ کو آپ کے خاندان کے ہر فرد کو موعود ابنائے فارس کا صحیح نمونہ بنائے دینی و دنیوی ترقیات کا عروج اور اوج کمال عطا فرمائے۔ پیارے مسیح کی الہامی نشانی آپ اللہ تعالےٰ کے نزدیک عزیز ہیں ہمیں عزیز ہیں اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کو عزیز ہیں اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کو عزیز رکھے۔ دوستوں کو عزیز۔ اور دشمنوں پر عزیز رہو۔ آمین۔ اللھم ربنا آمین۔ الوداع۔ خدا حافظ۔

ممبران جماعت احمدیہ قصور

اعلان نظارت تالیف وتصنیف

اس وقت نظارت تالیف وتصنیف کے سال رواں کا تصنیفی پروگرام زیر غور ہے یعنی یہ کہ سلسلہ کی ضروریات کے ماتحت اس سال کس لٹریچر کی تصنیف کی طرف مخصوص توجہ ہونی چاہیئے۔ اس کے متعلق اگر احباب کوئی مشورہ دینا چاہیں تو نظارت ہذا کو بہت جلد مطلع فرمائیں۔

(ناظر تالیف وتصنیف قادیان)

عبد الکریم پٹھانکوٹی سے چند سوالات

۱۲ مارچ کے مجاہد میں پٹھانکوٹ کے عبد الکریم تاقد درزی نے اپنے ارتداد کے متعلق چند سطور تحریر کی ہیں۔ میں اس سلسلہ میں اس سے حسب ذیل سوال دریافت کرنا چاہتا ہوں۔

(۱) کیا تم نے ایک ہزار روپیہ مہر مقرر کر کے شادی نہیں کی تھی۔ اور مہر کے کاغذات بعد اعلان نکاح بجائے دفتر میں دینے کے بد دیانتی سے اپنے پاس نہیں رکھے تھے۔ اور کیا میں نے تم کو اس وقت نہیں کہا تھا کہ ایسا مت کرو۔

(۲) کیا اب محکمہ قضاء سے ڈر کر کہ ایک ہزار روپیہ مہر کا ادا کرنا پڑے گا۔ ارتداد نہیں اختیار کیا۔

(۳) کیا تم نے ایک ٹریکٹ برخلاف اہل سنت والجماعت شائع نہیں کیا تھا۔ جس کی پاداش میں تم پر مقدمہ چلا اور چار صد روپیہ جرمانہ ہوا۔ جو بطور قرض صدر انجمن احمدیہ نے دیا تھا کیا اب تم اس قرض کے مطالبہ سے ڈر کر مرتد نہیں ہوئے۔

(۴) کیا گزشتہ سال تم نے ایک حاملہ منکوحہ عورت کا ایک شخص سے ایک صد روپیہ کا پرونوٹ تحریر کرا کر نکاح نہیں کیا تھا۔ جس پر جماعت احمدیہ پٹھانکوٹ نے تمہیں سرزنش کی تھی۔

(۵) کیا تم نے اپنی نانی کا مکان اپنے نام نہیں کرایا تھا حالانکہ حق دوسرے لوگوں کا تھا۔

(۶) کیا تم نے اپنی نانی سے جھوٹی وصیت کرا کر روپیہ اور زیور ہضم نہیں کیا

(۷) کیا مہر کی ادائیگی سے بچنے کے لئے تم نے اپنے مکان کی وصیت بحق بھانجہ نہیں کی۔

(۸) کیا عرصہ دو سال میں تم نے اپنی نانی کو نہایت تنگ اور سخت سے سخت گالیاں نہیں دیں۔ اور تمہارے روبرو باوجودیکہ وہ ایک امیر عورت تھی اس نے گداگری نہیں کی کیا ان وجوہات کے باعث جماعت احمدیہ پٹھانکوٹ نے عرصہ پانچ ماہ سے تم سے قطع تعلق نہیں کیا ہوا۔ اگر تم نے ان وجوہات کا کچھ جواب نہ دیا۔ تو پھر تفصیلی حالات پبلک کے سامنے پیش کئے جائیں گے۔

(راقم۔ ایک احمدی)

بمبئی آنیوالوں کو اطلاع

سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب امیر جماعت احمدیہ بمبئی اطلاع دیتے ہیں۔ کہ بیرونی احباب کی رہائش کے لئے چونکہ بمبئی میں انجمن کا اپنا کوئی مکان نہیں ہے۔ اس لئے کوئی صاحب پہلے سے خط وکتابت کئے بغیر اور بلا اجازت انجمن کے دفتر میں رہائش کا قصد نہ فرمائیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی عائد کردہ ذمہ واری نمائندگان جماعت احمدیہ کو یاد دہانی

مجلس مشاورت ۱۹۳۴ء میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام نمائندگان جماعت احمدیہ پر یہ ذمہ داری عائد کی گئی تھی۔ کہ ان میں سے ہر ایک سال میں کم از کم تین نئے احمدی سلسلہ میں داخل کرے گا۔ احباب نے کھڑے ہو کر اس عائد کردہ ذمہ داری کو قبول کرتے ہوئے اقرار کیا تھا۔ کہ وہ اسے بجا لائیں گے۔ گذشتہ سال ۱۸ احباب نے نظارت دعوت وتبلیغ کو اطلاع دی تھی کہ انہوں نے اپنے عہد کو پورا کیا ہے۔ اور ان کے ذریعہ ۸۸ نئے احمدی جماعت میں داخل ہوئے تھے۔ اب پھر مجلس مشاورت قریب آ رہی ہے۔ اور بہت تھوڑے دن باقی ہیں۔ اس لئے احباب کی یاد دہانی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جن دوستوں نے اپنے اس عہد کو پورا نہیں کیا۔ وہ اس عرصہ میں اس عہد کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ اور مجھے نتائج سے اطلاع دیں۔

(ناظر دعوت وتبلیغ۔ قادیان)

انڈین ڈائرکٹری

۱۹۳۶ء کی نئی اردو ایڈیشن جس میں ہزارہا ہندوستانی تاجروں۔ کارخانہ داروں، سوداگروں اور مینوفیکچروں کے مکمل ایڈریس معہ کاروبار کی تفصیل بہترین اور کار آمد تجارتی معلومات مشہور شہروں اور تمام ریاستوں کے مکمل گائیڈ بے شمار تاریخی و جغرافیائی مضامین کے علاوہ کمالِ غیر کے پیرجات درج کئے گئے ہیں۔ کاروباری دنیا خصوصاً ایجنٹیوں مینوفیکچروں اور اشتہار بازوں کے لئے یہ کتاب از حد مفید اور کار آمد اور دلچسپ ثابت ہوگی۔ بڑے سائز کے ۸۰۰ صفحے مجلد قیمت صرف ایک روپیہ۔ علاوہ محصولڈاک ہر خریدار کو ایک سال کے لئے رسالہ رہنمائے تجارت مفت ارسال کیا جائیگا۔ منگوانیکا پتہ:۔ ڈائرکٹری پبلشنگ بیورو قیصری باغ روڈ امرتسر

آب شفا نوری

یہ دوا تمام قسم کے دردوں مثلاً دردِ معدہ۔ دردِ جگر۔ دردِ سر۔ دردِ دندان اور ہیضہ۔ طاعون۔ ملیریا اور بھڑ۔ بچھو۔ سانپ وغیرہ کے کاٹے کو فوراً تسکین بخشتی ہے۔ ہزارہا لوگ اس کو روزانہ استعمال کرتے اور اس کے معجز نما اثرات کے مصدق و معترف ہیں۔ تجربۃً ایک شیشی آپ بھی منگائیے۔ قیمت فی شیشی ۸؍ علاوہ محصول ؛

سرمہ زنگاری دھند۔ غبار۔ پانی بہنا۔ بیاضِ چشم۔ ککروں اور ضعفِ بصارت میں اکسیر ہے۔ اس کا روزانہ استعمال عینک کی عادت چھڑا دیتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۸؍ ؛

پتہ:۔ مینیجر مسیحائی دواخانہ چوک بازار بھوپال

محافظ اٹھرا گولیاں

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو — اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو — دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں ہی فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس بیماری کا مجرب نسخہ مولانا حکیم نورالدین صاحبؓ شاہی طبیب کا ہم بناتے ہیں۔ جو نہایت کار آمد اور بے بدل چیز ہے۔ ایک دفعہ منگا کر قدرتِ خدا کا زندہ کرشمہ دیکھیں۔

قیمت فی تولہ سوا روپیہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ فی تولہ لیا جائے گا ؛

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

مجرّب کامیاب اکسیرات

اگر کسی کے طحال (تلی) بڑھ گئی ہو۔ تو وہ کیا کرے ؟

اکسیر طحال کا استعمال

اگر کسی کو سلسل بول یا پیشاب میں شکر آنے کی شکایت ہو۔ تو

ذیابطول استعمال کرے

اگر کوئی صاحب کمزوری کا شکار ہو گئے ہوں (خواہ کسی سبب سے ہوں)

تو وہ

نیو لائف گولیاں استعمال کریں جو سو فیصدی کامیاب ثابت ہوئی ہیں ؛

جملہ ادویات منگوانے کا پتہ

اکسیر گھر۔ امرتسر۔ چوک بابا اٹل

سٹار ہوزری سے مال منگوانے والوں کے لئے حیرت انگیز رعایت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر احباب کو سٹار ہوزری سے جرابیں خریدنے کے متعلق جو ارشاد فرمایا تھا۔ اس کی تعمیل کے لئے سہولتیں بہم پہونچانے کے لئے فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ آئندہ جو دوست یہاں سے ایک درجن بھی جرابیں منگوائیں گے ان سے محصولڈاک و پیکنگ وغیرہ کا خرچ نہیں لیا جائیگا۔ اس حیرت انگیز رعایت کے باوجود اگر کوئی دوست اس ہوزری کی بنی ہوئی جرابیں نہ استعمال کریں۔ تو سوائے اس کے کیا سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ ہوزری کے متعلق جو قومی لحاظ سے ذمہ داری ان پر عائد ہوتی ہے اس کا انہیں قطعاً احساس نہیں۔ مطلوبہ تعداد کی جرابوں کی قیمت نقشہ ذیل کے مطابق اپنے مقامی محاسب کے پاس جمع کر کے حاصل کردہ رسید آرڈر کے ہمراہ آنی ضروری ہے۔ ورنہ تعمیل کرنے سے ہم معذور ہوں گے ؛

سائز ۹½ تا ۱۱ سادہ فی درجن ۳؍ ، ۴؍ ، ۵؍ ، ۶؍
〃 ۸ تا ۹ 〃 ۲؍ ، ۴؍ ، ۵؍ ، ۵؍
〃 ۸ تا ۹ ڈیزائن دار ۶؍
〃 ۹½ تا ۱۱ اونی ۱۲؍
〃 ۸ تا ۹ 〃 ۸؍

قیمت کے لحاظ سے کوالٹی میں بھی فرق ہوگا

جنرل مینیجر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کینٹن ۱۷ مارچ۔ کینٹن میں پچھلے دنوں جو بغاوت ہوئی۔ اس کے نتیجہ میں متعدد اشخاص نظر بند کر دئے گئے ہیں۔ اور بہت سے بلوائیوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ چند باغی سرغنوں کو گولی سے اڑا دیا گیا ہے۔

رنگون ۱۷ مارچ۔ رنگون یونیورسٹی کے چانسلر نے۔ ۸ ممبروں پر مشتمل ایک سب کمیٹی مقرر کی ہے۔ جو طلبا کی ہڑتال اور اس سے پیدا شدہ صورت حالات کی تحقیقات کرے گی یونیورسٹی کے امتحانات ملتوی کر دئے گئے تھے یکم جون سے شروع ہوں گے۔

لنڈن ۱۷ مارچ۔ جرمنی کے تازہ ترین اعلان سے پیدا شدہ صورت حالات پر برطانوی کابینہ کے اجلاس میں آج غور ہوتا رہا۔ لیگ کونسل کے ایک خفیہ اجلاس میں بھی اس صورت حالات پر غور کیا جائے گا۔ پیرس سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ یورپ کی طاقتوں کے دباؤ کے اثر سے ہر ہٹلر جھکنے کو تیار ہو گیا ہے

نئی دہلی ۱۷ مارچ۔ تحدید کمیٹی کی رپورٹ پر اسمبلی کی سلیکٹ کمیٹی نے غور و خوض ختم کر دیا ہے اور وہ اپنی رپورٹ مرتب کر رہی ہے اسمبلی میں ۲۸ مارچ کو اس رپورٹ پر بحث ہو گی۔

نئی دہلی ۱۷ مارچ۔ ایک کمیونک مظہر ہے کہ ہز ایکسی لنسی وائسرائے اور لیڈی ولنگڈن ۱۸ اپریل کو وائسرائے ہاؤس میں الوداعی پارٹی دیں گے

لنڈن ۱۷ مارچ۔ جرمنی نے لنڈن میں لیگ کونسل کے اجلاس میں شمولیت کی دعوت کو اس شرط پر قبول کر لیا ہے۔ کہ اسے یہ حق تفویض کیا جائے۔ کہ وہ اپنی تجاویز مصالحت کے متعلق معاہدہ لوکارنو کی دوسری طاقتوں کے ساتھ گفت و شنید کرے۔ کونسل کا ایک خفیہ اجلاس اس جواب پر غور کر رہا ہے۔ اگر وہ ہر ہٹلر کو اس امر کے متعلق اطمینان دلا دے تو جرمنی وفد آج یا کل لنڈن پہنچ جائے گا۔

عدیس ابابا ۱۷ مارچ۔ ایک سرکاری کمیونک مظہر ہے۔ کہ راس کاسا اور راس سیوم کی افواج شدید جنگ کے بعد اب وادی تمبین کے مغربی حصہ اور دریا سے تکازی پر قابض ہو گئی ہیں۔ انٹالو اور سیلیکوٹ کے علاقہ میں اطالوی افواج کثرت سے ہلاکت کا شکار ہوئی ہیں۔ کمیونک میں شمالی محاذ کے متعلق خوش آئند طریق پر ذکر کیا گیا ہے اور اس بات کی تردید کی گئی ہے۔ کہ اطالویوں نے سکوٹا کو فتح کر لیا ہے۔

روما ۱۷ مارچ۔ مارشل بڈگلیو کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ اطالوی خطوط کے درمیان ایک بمبار طیارہ گر گیا۔ اور اس کے پانچوں ہوا باز ہلاک ہو گئے۔

لنڈن ۱۷ مارچ۔ جرمنی سفارتخانہ نے برطانیہ کے دفتر خارجہ کو مطلع کیا ہے۔ کہ رائن لینڈ کے متعلق گفت و شنید کرنے سے قبل جرمنی کی یادداشت کے سرکاری ترجمہ کا مطالعہ ضروری ہے۔ کیونکہ اس سے جرمنی کا زاویہ نگاہ زیادہ واضح ہو جائیگا۔

نئی دہلی ۱۷ مارچ۔ فنانس بل پر بحث کرنے کے لئے آج اسمبلی کا اجلاس منعقد ہوا۔ ایچ پی موڈی نے کہا۔ کہ اگر ہندوستان میں بیکاری کے مسئلہ کا حل مطلوب ہے۔ تو اس کا واحد علاج یہ ہے کہ ملک کی صنعت کو فروغ دیا جائے۔ سردار سنت سنگھ نے فرقہ وارانہ فیصلہ کی مذمت کی اور مسٹر جناح کے مسئلہ شہید گنج کے متعلق تصفیہ کرانے کے اقدام کو غلط قرار دیا۔ سر محمد یعقوب نے سردار سنت سنگھ کے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ سکھ ہندوستان کی آزادی کی راہ میں حائل ہو رہے ہیں۔

میڈرڈ ۱۷ مارچ۔ ابھی تک ہسپانیہ کے مختلف علاقوں میں سیاسی جنگ اور فساد و شورش کا بازار گرم ہے۔ ان ہنگاموں میں پانچ اور اشخاص ہلاک ہوئے ہیں۔ لہذا فیصلہ کیا گیا ہے کہ مارشل لا کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔ پرتگیوین صدر کی جاگیر پر ہلہ بول دیا گیا۔ اور جملہ عمارتیں نذر آتش کر دی گئیں

لنڈن ۱۷ مارچ۔ دارالعوام کے اجلاس میں مسٹر ٹام سمتھ اور مسٹر ڈیوڈ گرنفل نے دریافت کیا۔ کہ کیا کریمنل لا امینڈمنٹ ایکٹ کے متعلق ہندوستانی وزراء کی آراء دریافت کی گئی تھیں یا نہیں۔ جس کے جواب میں مسٹر بٹلر نے کہا کہ اس قانون کے متعلق صوبجاتی حکومتوں نے اپنی رائے کا اظہار کیا تھا۔ ضمنی سوالات کے جواب میں مسٹر بٹلر نے کہا۔ کہ آئینی طور پر یہ مسئلہ گورنر جنرل باجلاس کونسل سے متعلق ہے۔ لہذا اسے انہیں پر چھوڑ دینا چاہئے

نئی دہلی ۱۷ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ انڈیپنڈنٹ پارٹی کے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ اس تجویز کی حمایت کریں گے۔ کہ پوسٹ کارڈ کی قیمت گھٹا کر دو پیسہ کر دی جائے اسمبلی کے غیر سرکاری ارکان کا خیال ہے کہ گر فنانس بل میں تخفیف صرف پوسٹ کارڈ تک محدود رہی۔ تو حکومت مخالف جماعتوں کا مقابلہ نہ کر سکے گی۔ اور پوسٹ کارڈ کی قیمت کم کرنی پڑے گی۔

دمشق (بذریعہ ڈاک) فرانسیسی حکومت نے نیلی پوشوں کی تحریک وطنی کو خلاف قانون قرار دیدیا ہے۔ اور پانسو سے زائد نیلی پوشوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ تحریک کے قائدین کے مکانات پر چھاپے مار کر بعض کاغذات برآمد کئے ہیں۔ اور غیر ملکی اخبارات کا داخلہ شام میں ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

کلکتہ ۱۷ مارچ۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ نئے وائسرائے لارڈ لنلتھگو ہندوستان میں آکر سب سے پہلے مسٹر گاندھی سے ملاقات کریں گے۔ اور ۱۹۳۷ء میں ملک معظم کی ہندوستان میں آمد اور دیگر متعلقہ امور کے متعلق کانگرس کے رویہ پر تبادلہ خیالات کریں گے۔

پیرس ۱۷ مارچ۔ خیال کیا جاتا ہے کہ آج لنڈن میں لوکارنو کانفرنس کے خفیہ اجلاس میں فرانس نئی تجاویز پیش کرے گا۔ ان میں یہ پیشکش بھی شامل ہے۔ کہ فرانس اور روس کے معاہدہ کو لیگ کی بین الاقوامی عدالت میں پیش کیا جائے۔ اور اس اثنا میں جرمنی غیر مصافی علاقہ میں اپنی افواج کی تعداد کم کر دے۔ اور وہاں کسی قسم کی قلعہ بندی نہ کرے۔ اگر جرمنی عدالت کا فیصلہ قبول نہ کرے تو اس کے خلاف تعزیرات نافذ کی جائیں۔

بنارس ۱۷ مارچ۔ ایک انگریز فوجی افسر کے سگرٹ سلگانے سے کپڑوں میں آگ لگ گئی، جس سے اس کی موت واقع ہو گئی

پیرس ۱۷ مارچ۔ ریزرو فوج کے دس ہزار قریب سپاہی پیرس سے مشرقی فرانس کی طرف روانہ ہو گئے۔ جہاں وہ قلعوں میں مقیم فوجوں کی کمک کے طور پر کام کریں گے۔

کوئٹہ ۱۷ مارچ۔ تازہ ترین اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ ہفتہ مختتمہ ۷ مارچ ۱۹۳۶ء میں ۱۷۸۱۴۴ روپیہ کی مالیت کا سامان برآمد ہوا ہے۔ اور کل ۲۸۹۷ لاشیں نکالی جا چکی ہیں۔

بردوان ۱۷ مارچ۔ معلوم ہوا ہے بردوان سے تین میل کے فاصلہ پر مہاراجہ بردوان کے ۱۰۸ مندروں میں سے پچاس مندروں کی مورتیاں توڑ دی گئی ہیں۔

نئی دہلی ۱۷ مارچ۔ کونسل اوف سٹیٹ اور لیجسلیٹو اسمبلی کے تئیس ارکان نے وائسرائے کو ایک یادداشت ارسال کی ہے۔ جس میں محکمہ ریلوے کی ملازمتوں میں مسلمانوں کی ایک تہائی نمائندگی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

قاہرہ ۱۷ مارچ۔ ایک شاہی فرمان کی رو سے مصری نئی پارلیمنٹ کے انتخابات کی تاریخ ۲ مئی مقرر کی گئی ہے۔

بونس آئرز (جنوبی امریکہ) ۱۷ مارچ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ نہایت شدید گرد باد کی وجہ سے جنوبی امریکہ میں نو اشخاص ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے اور کئی مکانات تباہ ہو گئے۔

لکھنؤ ۱۷ مارچ۔ قنوج میں آتشزدگی سے متعدد مکان جل کر خاکستر ہو گئے۔ جس سے بہت سے ہری جن بے خانماں ہو گئے ہیں اور ایک عورت اور تین بچے جل کر ہلاک ہو گئے۔

نئی دہلی ۱۷ مارچ۔ آج پنڈت جواہر لال نہرو دہلی پہنچے۔ سٹیشن پر کانگرسی ہمنواؤں نے آپ کا شاندار استقبال کیا۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی